Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۲۲۹-۶
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | ہفتہ ۲۸/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۶ اخاء ۱۳۷۲ ہش ' ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۳۱

تقویٰ اختیار کرنا چاہئے

میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے رزق کے لئے، تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو۔ تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اس سے ملتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے برا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے۔ دل شکنی نہ کی جاوے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو متّقی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے (اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے) دوسروں کے ساتھ بھی پورے اخلاق سے کام لینا چاہئے۔ جو بد اخلاقی کا نمونہ ہوتا ہے، وہ بھی اچھا نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۵)

چندہ دینے والوں پر خدا کے فضلوں کا نزول ہوتا ہے

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

وقف جدید میں خصوصیت کے ساتھ میرا زور ہمیشہ اس بات پر رہا ہے کہ تعداد بڑھائیں اور کثرت کے ساتھ دوستوں کو اس میں شامل کریں کیونکہ بہت سے ایسے احمدی ہوں گے جو کسی چندے میں شامل نہیں ہیں اگر ان کو کسی ایک چندے میں بھی شمولیت کی معمولی توفیق مل جائے تو میرا یہ تجربہ ہے کہ وہ توفیق اپنی توفیق کو خود بڑھاتی رہتی ہے اور توفیق سے اور توفیق پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے نیکی میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے اور بدی میں بھی یہ خاصیت ہے ایک قدم آپ بدی میں بڑھائیں تو بدی کی ڈھلوان آپ کو اپنی طرف کھینچنے لگ جاتی ہے۔ ایک قدم آپ نیکی کی طرف بڑھائیں تو بلندی کے باوجود آپ میں مزید توانائی پیدا ہوتی ہے اور مزید اوپر چڑھنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے اور اس کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔

پہاڑوں پر چڑھتے ہوئے مجھے بارہا یہ محسوس ہوا کہ شروع میں جب دیکھا کہ بہت ہی بلند چوٹیاں ہیں تو ہمت جواب دیتی تھی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی بلندی تک ہم اتنے وقت میں پہنچ جائیں گے لیکن جو انسان قدم اٹھانے شروع کر دے تو پھر اس کو پتہ چلتا ہے کہ ہر قدم اگلے قدم کے لئے ایک طاقت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ اور جوں جوں آپ آگے قدم بڑھاتے جاتے ہیں اور مڑ کر دیکھتے ہیں کہ کن نچلی سطحوں سے آپ کوشش کر کے اوپر ابھرے ہیں تو نیچے دیکھنا بھی آپ کے لئے تقویت کا موجب بنتا ہے اور اوپر دیکھنا بھی حوصلہ کو انگیخت کرتا ہے۔ بجائے بجھانے کے۔ سفر شرط ہے۔ پس چندہ میں بھی میرا یہ وسیع تجربہ ہے اپنے متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی کہ جب بھی آپ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں تو وہ توفیق آپ کی توفیق بڑھاتی ہے اور اس کے علاوہ ایک اور خدا کا فضل ہے جو ہمیشہ چندہ دینے والوں پر ہوتا ہے کہ ان کی مالی حیثیت بھی پہلے سے بہتر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ان کے قرضوں کے بوجھ کم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کو جو روزمرہ کی چٹیاں پڑتی رہتی ہیں اس میں کمی آجاتی ہے۔ کئی قسم کی مصیبتوں سے بچائے جاتے ہیں۔

(از خطبہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء)

ضرورت ہے

○ ایک ادارے کو درج ذیل اسامیوں کے لئے امیدواروں کی فوری درخواستیں مطلوب ہیں۔

سٹینو ٹائپسٹ ' ٹائپسٹ ' بی کام ' ٹریسر ' ڈرافٹس مین ' F.A - B.A ' ڈرائیور ' چوکیدار ' درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان

درخواست دعا

محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی سویڈن سے لکھتے ہیں :

میری بھابھی عزیزہ فیفیہ اہلیہ برادرم مکرم نسیم مہدی' امیر کینیڈا' امریکہ میں تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ علاج کی غرض سے انہیں امریکہ لے جایا گیا تھا مگر وہاں بھی ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ عزیزی فیفیہ کے ابا' مکرم مولوی عبد العزیز بھامڑی صاحب بھی امریکہ میں ہیں انہوں نے فون پر بتایا کہ

"حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے"

اندریں حالات میں احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ عزیزی فیفیہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

○ تین ہفتے قبل محترم مرزا عطاء الرحمان صاحب کی اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کا گھٹنے کا اپریشن لندن میں ہوا تھا ابھی تک بہت زیادہ تکلیف ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اطلاع

نظارت امور عامہ کا ٹیلی فون نمبر 459 تبدیل ہو گیا ہے۔ اب نیا نمبر 212459 ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ

مطالبہ تحریک جدید۔

راستوں کی صفائی

○ اپنے ہاتھوں سے کام کر کے تمام راستوں کو فراخ اور سیدھا کیا جائے اور اونچی نیچی جگہوں کو ہموار کیا جاوے اور گندگی کو دور کیا جاوے تا کہ دیکھنے والا دیکھتے ہی سمجھ لے کہ احمدی جماعت کا محلہ یا گاؤں ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ / اخاء ۱۳۷۲ ہش ۱۶ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

قول سدید اور اعمال صالح

بعض اوقات سچی بات بھی اس طرح کہی جاتی ہے کہ اس میں کجی کا عنصر موجود ہوتا ہے۔ کہا کچھ جاتا ہے سمجھا کچھ جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بات کرنے والے اور سننے والے میں جو تضاد پیدا ہو جاتا ہے اس سے ایک ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسرے کو بلاوجہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے اگر بات اس طرح کی جائے کہ سچی بھی ہو اور صحیح طور پر سمجھ بھی آجائے تو یقیناً کہنے اور سننے والے کے لئے آسان بھی رہے اور دونوں برابر کا فائدہ بھی اٹھائیں۔ اس طرح کی گئی بات کو قول سدید کہا جاتا ہے۔ یہ کافی نہیں کہ بات سچی ہو۔ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اسی طرح سمجھی جائے جس طرح کہی گئی ہے۔

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اصلاح اعمال کے لئے قول سدید کی ضرورت ہے۔ آخر اعمال ہمارے خیالات کا نتیجہ ہیں۔ خیالات تو بے الفاظ ہوتے ہیں اگر ان کو الفاظ کا لباس پہنا دیا جائے تو وہ کلام بن جاتے ہیں اور قول سدید کا تعلق کلام ہی سے ہے۔ گویا کہ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے ہماری سوچ درست خطوط پر ہونی چاہئے اور پھر ہمارا کلام۔ بلکہ طرز کلام۔

اگر قول ٹھیک نہیں ہو گا تو عمل بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔ چنانچہ کہہ سکتے ہیں کہ جس قدر قول ٹھیک ہو گا اسی قدر عمل بھی ٹھیک ہو گا۔ اگر قول۔ قول سدید ہو گا تو عمل بھی صالح عمل بن جائے گا اس مسئلہ پر جتنا بھی غور کیا جائے یہی سمجھ آتا ہے اور اس بات پر پختہ یقین ہو تا چلا جاتا ہے۔ کہ خیال۔ قول اور عمل۔ تینوں کو درست رکھنا ضروری ہے۔ اگر ہم عمل کو صالح بنانا چاہتے ہیں تو قول کو سدید بنانا لازمی امر ہے اور اگر ہم قول کو سدید بنانا چاہتے ہیں تو اس کی بنیاد۔ خیال۔ کو درست کرنا از بس ضروری ہے۔

پس ہماری ساری توجہ اس بات پر مرکوز ہونی چاہئے کہ خیال نیک ہو۔ قول سدید ہو اور عمل صالح ہو۔ یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ پیچیدہ سچائی کوئی سچائی نہیں بات سیدھی اور صاف ہونی چاہئے۔ کہنے والا کہے اور سننے والا اسی طرح سمجھے۔ اس کا نام ہے قول سدید۔ ہمیں قول سدید ہی کی ضرورت ہے۔

زندگی کی رونقیں زندہ دلی کے ساتھ ہیں
ورنہ آتی ہے خزاں کے روپ میں فصلِ بہار
ہم ہر اک شے کو بنا دیں حسن کی آماجگہ
قلبِ صافی کو نظر آتا ہے ہر شے پر نکھار

ابوالاقبال

O

یہ اور بات دل ہی سکوں چاہتا نہ تھا
میں جانتا ہوں درد مرا لادوا نہ تھا

راہِ وفا میں تم ہی کہو کون سا قدم
زیرِ عتابِ حلقۂ دامِ بلا نہ تھا

کیا کیا تھا شور آمدِ فصلِ بہار کا
لیکن چمن میں ایک بھی پتّہ ہرا نہ تھا

اپنے کئے پہ خود ہی پشیماں ہوئے ہو تم
لیکن ہمیں تو آپ سے کوئی گلہ نہ تھا

ایسے ڈرا رہے تھے خدا سے جنابِ شیخ
جیسے خدا سے میرا کوئی رابطہ نہ تھا

کچھ بھی نہ دے سکے دلِ ایذا طلب کو تم
غم بھی دیا تو وہ بھی غمِ جانگزا نہ تھا

اے کاش لوٹ آئیں وہ لمحے کسی طرح
جب دل میں کوئی تیرے سوا دوسرا نہ تھا

جب وہ نہ تھے تو اور بھی کیا تھا ہمارے پاس
وہ تھے ہمارے پاس تو پھر اور کیا نہ تھا

تاریکیوں میں ٹھوکریں کھاتا رہا وہ شخص
جو فیض یابِ مشعلِ غارِ حرا نہ تھا

تھیں اس کے قرب ہی سے مرے دل کی دھڑکنیں
وہ مجھ سے دُور ہو کے بھی مجھ سے جدا نہ تھا

محمود وہ غزل کہ نہ تھا جس میں ان کا نام
ہوگی کسی کی، رنگ سخن آپ کا نہ تھا

(ڈاکٹر محمود الحسن)

خزاں رسیدہ درختوں کے زرد پتوں سے
چُرا گیا ہے نگاہیں بہار کا موسم
تمام عمر تری رہگذر پہ بیٹھے رہے
تمام عمر رہا انتظار کا موسم

منیرہ ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الہادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے

جس کتاب کا یہ اقتباس درج کیا جارہا ہے وہ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے بسلسلہ صد سالہ تشکر شائع کی تھی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھے ساری دنیا کے لئے رحمت وشفقت بنا کر بھیجا ہے۔

ہر امت کے لئے نبی جب سے دنیا قائم ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ جب بھی نسل انسانی کو ضرورت پڑی ان کی اصلاح کے لئے اپنے برگزیدہ انبیاء بھیجتا رہا ہے۔ گذشتہ تمام انبیا خاص خاص زمانوں اور قوموں کے لئے مبعوث ہوتے رہے مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کے لئے قیامت تک کے لئے رہنما بنا کر بھیجا جیسا کہ فرمایا کہ اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

بعثت کا مقصد انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا اولین مقصد مخلوق خدا کی بھلائی کرنا اور ان کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر قائم کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی اس کا عملی نمونہ ہے۔ کوئی ادنیٰ غلام ہو یا دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ ہر سطح اور ہر رنگ ونسل کے انسان کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مکمل راہنمائی اور ہدایت کا کام دے سکتی ہے۔

پس جہاں دنیا کے ہر انسان کے لئے آپ کی سیرت میں روشنی اور راہنمائی کا سامان موجود ہے وہاں قوم کے نونہالوں کے لئے بھی آپ کی محبت وشفقت بے مثال ہے۔

پیدائش اور بچپن آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ جس عظیم اور مشفق ہستی نے نونہالوں کو بے مثال شفقت عنایت فرمائی اور اعلیٰ تربیت کے اصول وضع کئے اس کا اپنا بچپن اور اس کے بچپن کا کردار کیسا اعلیٰ ہوگا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ۱۵۰۰ سال پہلے عرب کے ایک شہر مکہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد عبداللہ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ انہوں نے ہی آپ کا نام محمد رکھا آپ کی والدہ کا نام آمنہ تھا انہوں نے آپ کی پیدائش سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم میں سے ایک نہایت ہی چمک دار نور نکلا ہے جس سے دور دراز تک ملک روشن ہوگئے۔

پرورش مکہ کے لوگوں میں رواج تھا کہ دیہات سے ہر چھ ماہ بعد عورتیں آتیں اور شرفاء کے شیر خوار بچوں کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے لئے گاؤں میں لے جایا کرتیں چنانچہ حلیمہ نام کی ایک عورت آپ کو ساتھ لے گئیں اور یہ ننھا معصوم بچہ پانچ سال تک دائی حلیمہ کی گود میں پرورش پاتا رہا۔

ابھی آپ پانچ سال کے بچے ہی تھے کہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ آپ گاؤں کے دوسرے بچوں کے ساتھ حسب معمول بکریاں چرا رہے تھے۔ کہ یکایک ڈاکو ادھر آنکلے۔ جن کی خوفناک شکلیں اور چمکدار تلواریں دیکھ کر سب بچے بھاگ گئے۔ صرف ایک بچہ چپ چاپ اپنی جگہ کھڑا رہا۔ پھر یوں ہوا کہ ڈاکوؤں نے بچے کی موجودگی کا کچھ خیال نہ کرتے ہوئے بکریاں اکٹھی کیں اور چلنے لگے۔ ننھا بچہ آگے بڑھا اور ڈاکوؤں سے کہا بکریاں تو گاؤں والوں نے ہمارے سپرد کی ہیں۔ پہلے گاؤں والوں سے پوچھ لو تو پھر لے جانا۔ ڈاکو بچے کی بھولی باتوں پر ہنسے اور بچے کی بات کی پرواہ کئے بغیر بکریاں لے کر جانے لگے تو ننھا بچہ تیزی سے آگے بڑھا اور راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا مجھے مار ڈالو پھر بکریاں لے جاؤ۔ جب تک میں زندہ ہوں بکریاں یہاں سے نہیں جائیں گی۔ ڈاکو حیران ہو گئے کہ اتنا چھوٹا سا بچہ۔ اور اتنا دلیر۔ ان کے سردار نے تعجب سے آگے بڑھ کے بچے کو پیار کیا اور پوچھا تم کس کے لڑکے ہو۔ بچے نے جواب دیا عبدالمطلب کا۔ سارے عرب میں کوئی شخص اس نام سے ناواقف نہ تھا۔ ڈاکو بولا بے شک۔ سردار قریش کے لڑکے کو ایسا ہی بہادر ہونا چاہئے۔ میں تمہاری بہادری کی قدر کرتا ہوں اور تمہارے لئے تمہاری بکریاں چھوڑتا ہوں پھر ڈاکوؤں نے بچے سے اس کا نام پوچھا تو آپ نے بتایا۔ محمد۔ ڈاکو نے کہا کہ کتنا پیارا نام ہے اور کہا کہ تمہاری پیشانی کا نور ظاہر کر رہا ہے کہ ایک دن سارا عرب تم پر فخر کرے گا۔ اور ڈاکو سلام کر کے چلے گئے۔

اس عمر میں ہی ایک دن جب آپ باہر جنگل میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا دو فرشتے آئے ہیں اور انہوں نے پکڑ کر آپ کو لٹا دیا اور سینہ چاک کر کے دل کو صاف کیا اور اس میں نور بھر دیا۔ یہ نظارہ کشفی تھا۔ جسے بچے دیکھ کر اور لوگ سن کر ڈر گئے اور دائی حلیمہ نے آپ کو مکہ میں لا کر آپ کی والدہ کے سپرد کر دیا۔ اس دائی اور اس کے خاندان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر خیال رکھا اور ہمیشہ جب بھی ملتے بہت اچھا سلوک فرماتے۔

جب آپ ۶ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا اور آپ ماں کی محبت بھری گود سے محروم ہو گئے۔ پھر آپ اپنے دادا کے پاس رہنے لگے۔ دو سال بعد وہ بھی وفات پا گئے۔ ننھے معصوم کی دعا قبول ہو گئی۔

ایک دفعہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے مکہ میں شدید قحط پڑ گیا اور مکہ والے سخت پریشان ہو گئے کہ کیا کریں کہ اچانک آپ کے چچا کو کچھ خیال آیا اپنے بھتیجے ننھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ بچے لوگ بے حد پریشان ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہارا دل معصوم اور زبان پاک ہے۔ اور تمہاری زندگی بڑی عجیب زندگی ہے۔ شہر والوں کے ساتھ جنگل میں جاؤ اور اپنے خدا سے بارش کے لئے دعا مانگو

بھتیجے نے کہا چچا میں کیا اور میری دعا کیا۔ میں تو ابھی بچہ ہوں۔ یہ کام تو بڑے بزرگوں کا ہے۔ مگر میں آپ کے ارشاد پر تعمیل کے لئے تیار ہوں۔ چلئے میں دعا مانگتا ہوں۔ کیا عجب کہ خدا مجھ کمزور کی دعا سن لے۔

چنانچہ اہل مکہ کے معزز اصحاب کے ساتھ ننھا آقا جنگل میں گیا اور سارے مجمع کے ہمراہ کھڑے ہو کر اپنے ننھے ننھے ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف اٹھا دیئے۔ بادلوں کے فرشتے شائد اسی گھڑی کے منتظر تھے دعا مانگتے ہی اتنی تیز بارش ہوئی کہ قحط کی ساری تکلیف دور ہو گئی۔ اہل مکہ کو احساس ہوا کہ ان میں ایک مقدس لڑکا موجود ہے۔

جب آپ گیارہ بارہ سال کے تھے تو اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام کی طرف گئے۔ وہاں ایک عیسائی درویش نے جس کا نام بحیرہ تھا آپ سے ملاقات کی اور اس کی دوربین نگاہ نے محسوس کر لیا کہ یہ وہی بچہ ہے جو بڑا ہو کر نبی بننے والا ہے۔ اور جس کا ہمیں انتظار ہے۔ چنانچہ اس عیسائی راہب نے آپ کے چچا کو تاکید کی کہ آپ اس بچے کی خاص حفاظت کریں اور اس کو یہودیوں اور عیسائیوں کے شر سے بچا کر رکھیں۔

آپ کی عادات چونکہ آپ بچپن میں ہی ماں باپ کی محبت سے محروم ہو گئے تھے اور یتیم ہو کر چچا کی کفالت میں آ گئے تھے۔ اس لئے آپ بہت ہی حساس واقع ہوئے تھے۔ جب تمام گھر کے بچے کھیل کود میں مشغول ہوتے تھے وہاں آپ خاموشی سے چچا کا ہاتھ بٹاتے۔ جب کھانے کا وقت آتا بچے ماں کے گرد جمع ہو کر کھانے کے لئے شور مچا دیتے اور ہر ایک دوسرے سے زیادہ حصہ چھین لے جانے کی کوشش کرتا۔ آپ کی عادت نہ تھی جس وقت گھر کے سب بچے چھینا جھپٹی میں مشغول ہوتے آپ ایک طرف خاموش ہو کر بیٹھ جاتے اور اس بات کا انتظار کرتے کہ آپ کی چچی خود آپ کو کھانا دے۔ اور جو کچھ آپ کی چچی خود آپ کو دے دیتیں۔ خوش ہو کر کھا لیتے۔ اور کھانے میں کبھی نقص نہیں نکالتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کی چچی آپ سے بہت محبت کرتی تھی۔

آپ بچپن سے ہی بہت نیک تھے کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے تھے ہمیشہ سادہ رہتے اور دوسروں کی مدد کرتے ہمسایوں کا سودا بھی لا دیتے۔ کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرتے۔ اور جو کچھ میسر آتا اس پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ محبت شفقت رحمت کو شاندار اور موثر الفاظ میں یوں بیان فرماتا ہے کہ "اے مومنو تمہارے پاس وہ رسول آیا ہے جو تم میں سے ہے اور یہ ایسا مشفق و مہربان ہے کہ تم کو کسی رنج و تکلیف میں مبتلا دیکھ ہی نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی شدید خواہش اور تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو خیر اور بھلائی پہنچتی رہے۔ وہ تمہارے لئے ہر خیر کا بھوکا ہے اور مومنوں پر انتہائی شفقت کرنے والا اور بار بار ان کی طرف رحمت کے ساتھ جھکنے والا ہے۔

جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہوئے تو وہ سب بچوں کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے۔ بچوں کو سب سے زیادہ ان کے ماں باپ پیار کرتے ہیں۔ مگر آپ کی طبیعت میں بچوں کے لئے اتنا پیار تھا کہ آپ ماں باپ سے بھی بڑھ کر پیار اور محبت سے پیش آتے۔ اگرچہ آپ کا بچپن بچوں کے لئے جوانی جوانوں کے لئے اور بڑھاپا بوڑھوں کے لئے نمونہ تھا تاہم آپ کا وجود مبارک معصوم اور چھوٹے بچوں کے لئے سراپا شفقت و محبت تھا۔ ماں سے زیادہ اولاد کے ساتھ کون محبت کر سکتا ہے۔ بچے سے ماں کی

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی محمد اسحٰق

حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب

اس سال جولائی کا مہینہ اہالیان ربوہ کے لئے بالخصوص اور ساری جماعت احمدیہ کے لئے بالعموم ایک بڑا سخت مہینہ تھا کیونکہ اس ماہ میں جماعت کے دو جلیل القدر عالم اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ۱۳- جولائی کو حضرت مولانا غلام باری صاحب سیف فوت ہوئے اور ۳۰- جولائی کو حضرت چوہدری چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں۔

خاکسار جب ۱۹۳۵ء میں پہلی دفعہ قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے آیا تو اس وقت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب تعلیم سے فارغ ہو کر عملی میدان میں آچکے تھے اور تین سال کے بعد آپ ۱۹۳۸ء میں بلاد عربیہ کے لئے روانہ ہو گئے اس لئے اس عرصہ میں میری ان سے کوئی واقفیت یا تعارف نہ تھا۔

۱۹۴۶ء کے شروع میں خاکسار جب پہلی دفعہ مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون پہنچا تو مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ سابق مربی سلسلہ سیرالیون سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کا ذکر خیر سنا تو انہیں خط لکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا چنانچہ میں نے انہیں خط لکھا اور آپ کی طرف سے فورا" جواب آگیا جس کے بعد یہ غائبانہ تعارف اشتیاق مزید میں بدلتا چلا گیا تا آنکہ جب خاکسار ۱۹۵۹ء میں ملک لائبیریا سے واپس پاکستان آیا تو دفاتر تحریک جدید میں آپ سے مسلسل ملاقات ہونے لگی۔ آپ وکالت تصنیف کے انچارج تھے اور خاکسار دفتر وکالت تبشیر میں متعین تھا۔

میں نے آپ کو ایک نہایت دلربا اور محبت کرنیوالی شخصیت پایا۔ آپ کے چہرہ پر میں نے کبھی بھی یبوست یا عبوست کے آثار نہ دیکھے۔ چہرہ عموما" مسکراتا ہوا نظر آتا تھا آپ کے لباس میں سادگی لیکن صفائی نمایاں تھی۔ آپ کی طبیعت ہر قسم کے تکلف اور تصنع سے پاک تھی۔

پھر اس کے بعد میری آپ سے مسلسل روزانہ ملاقات اس وقت شروع ہوئی جب ۱۹۷۷ء میں خاکسار کی تقرری جامعہ احمدیہ میں ہوئی جہاں آپ بھی تدریس پر مامور تھے۔

آپ ایک نہایت ہی مشفق و مہربان بزرگ تھے اس لئے میں گاہے بگاہے آپ کو اپنے اور اپنے افراد خانہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا رہتا اور آپ ہمیشہ ہی بڑی محبت سے فرماتے کہ میں ضرور دعا کرونگا۔ آپ کی ایک شفقت مجھے بہت ہی یاد آتی ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جب میری والدہ فوت ہوئیں تو میں نے انہیں بھی وقت اور مقام جنازہ سے آگاہ کیا اور استاذی المکرم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کو بھی یہ دونوں بزرگ ازراہ عنایت میری والدہ کے جنازہ کے لئے گولبازار بیت مہدی میں تشریف لائے۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے جنازہ پڑھایا لیکن بوجہ کسی دوسری مصروفیت کے وہ میری والدہ کی تدفین کے لئے بہشتی مقبرہ نہ جاسکے لیکن حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ تک گئے اور تدفین کے بعد میری والدہ کی قبر پر آپ ہی نے دعا کرائی۔ آپ کی یہ ایک ایسی شفقت تھی جسے میں بھول نہیں سکتا حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان مربیان کرام میں سے تھے جنہوں نے اپنے اپنے وقتوں میں سلسلہ کے لئے بے انتہا انتھک محنتیں کیں۔ اس ضمن میں صرف دو واقعات کا تذکرہ کرتا ہوں آپ کو ایک دفعہ اغلبا" کسی مناظرہ کے سلسلہ میں شیخوپورہ کی جماعت آنبہ کالیہ بھجوایا گیا۔ مرکز نے یقیناً جماعت کو اطلاع بھجوائی ہوگی لیکن کسی وجہ سے اطلاع وہاں بروقت نہ پہنچ سکی اس لئے جب آپ باہومان سٹیشن پر پہنچے تو جماعت کا کوئی آدمی وہاں استقبال کے لئے موجود نہ تھا اور ان دنوں ٹانگہ بھی عموما" دستیاب نہ تھا۔ آپ کے پاس کتابوں کا ایک صندوق بھی تھا اور سٹیشن سے اس جماعت کا فاصلہ کم وبیش اڑھائی میل تھا۔ آپ نے بلا توقف یہ صندوق خود ہی اٹھایا اور روانہ ہو گئے اور یہ سارا فاصلہ اس بھاری صندوق کے ساتھ پیدل طے کیا۔ اس قسم کی جانفشاں محنت کا تصور بھی آج کل کے مربیان کے لئے مشکل ہو گا کیونکہ اب تقریبا" ہر جگہ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ باآسانی دستیاب ہے۔

آپ کی جاں گسل محنت کا دوسرا واقعہ آپ کے فرزند اکبر محترم چوہدری عبدالرشید صاحب شریف نے مجھے اس وقت بتلایا جب میں محترم مولانا صاحب کی وفات پر تعزیت کے لئے ان کے مکان پر پہنچا۔ انہوں نے مجھے بتلایا کہ جب ہم فلسطین میں تھے تو عربی رسالہ البشریٰ اور دیگر عربی مطبوعات کی طباعت کا سارا کام آپ خود ہی سرانجام دیا کرتے تھے کمپوزنگ بھی آپ خود کرتے اور پھر پرنٹنگ آپ ایک ایسے پریس پر کرتے جسے پاؤں سے بار بار دبا کر چلایا جاتا تھا جو بہت محنت اور وقت طلب امر تھا لیکن آپ یہ محنت بڑے شوق سے کرتے لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی ٹانگ پر اس کا شدید دباؤ پڑا اور آپ مسلسل چھ ماہ تک بیمار رہے لیکن کام آپ نے پھر بھی نہ چھوڑا۔ کچھ کام آپ خود انجام دیتے اور باقی کے لئے ان کے یہ ہونہار فرزند آپ کی مدد کرتے آپ بڑے ہی مہمان نواز تھے میں جب کبھی بھی آپ سے ملنے گیا آپ نے کبھی مجھے بغیر تواضع کے واپس نہ آنے دیا۔ بعض اوقات میری آمد سے پہلے بھی وہاں کچھ دوست موجود ہوتے جو سب چائے وغیرہ پی رہے ہوتے اور نہ معلوم دن میں کتنے لوگ آپ کی مہمان نوازی سے روزانہ اسی طرح مشرف ہوتے ہونگے۔ ایک دن چائے کے دوران ایک دوست کا ہاتھ ایک پیالی کو اس طرح لگا کہ وہ نیچے گر کر ٹوٹ گئی لیکن کیا مجال کہ آپ کی پیشانی ذرہ بھر بھی شکن آلود ہوئی ہو بلکہ آپ نے عربوں کے دستور کے مطابق صرف یہی فرمایا کہ ذھب الشریعنی کوئی بات نہیں شر دور ہوا۔

یہ اغلبا" اسی سال کے شروع کی بات ہے کہ جب آپ اپنے دوسرے فرزند (جو اسلام آباد میں ہیں) کے ہاں سے قدرے صحتیاب ہو کر واپس ربوہ آئے تو میں آپ سے ملنے کے لئے آپ کے مکان پر گیا تو باتوں باتوں میں ہنستے ہوئے مجھے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلا دیا ہے کہ اب extension (توسیع) نہیں ملے گی اللہ تعالیٰ پاک ہے کیا ایمان والوں کی شان ہے کہ موت سے قطعا" کوئی ڈر آپ کے دل میں نہ تھا۔

مجھے آپ کے پاس بیٹھنے سے ہمیشہ لطف آتا تھا۔ آپ کے پاکیزہ اور بے ضرر قسم کے مذاق سے طبیعت بہت ہی مسرور ہوتی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم جامعہ احمدیہ کے متعدد ریٹائر شدہ واقفین زندگی اپنی دوبارہ تقرریوں کے لئے میڈیکل چیک اپ کے لئے فضل عمر ہسپتال گئے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ محترم ماسٹر عطا محمد صاحب (والد مکرم نسیم سیفی صاحب) بھی موجود تھے جو عمر کے لحاظ سے ہم سب سے زیادہ معمر تھے ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اگر مکرم ماسٹر صاحب پاس ہیں تو پھر ہم سب پاس ہیں وجہ یہ تھی کہ ان دنوں چیکنگ کوئی زیادہ سخت نہ تھی اگر دل کی حرکت اور نظر ٹھیک ہوتی تو آدمی پاس ہو جاتا تھا۔

محترم ماسٹر عطا محمد صاحب کا ذکر آیا ہے تو ضمنا" ان کے متعلق بھی ایک دو امور کا ذکر بے جا نہ ہو گا محترم ماسٹر صاحب بھی بہت ہی پیارے وجود تھے آپ کو حضرت بانی سلسلہ کے رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ جامعہ احمدیہ میں غیر ملکی طلبہ کو اردو سکھانے پر مامور تھے جس میں آپ کو ایک خاص ملکہ تھا۔ آپ پیرانہ سالی کے باوجود نہایت ہی مستعد، محنتی اور بے حد فرض شناس تھے وقت کے بہت ہی پابند تھے جب صحت اتنی کمزور نہ تھی تو کبھی آپ پیدل آجاتے اور جب ذرا کمزور ہو گئے تو پھر کبھی ٹانگہ پر اور کبھی کسی کے سائیکل کے پیچھے سوار ہو کر بھی آپ بروقت جامعہ پہنچ جایا کرتے تھے میں کئی دفعہ اپنی خالی گھنٹیوں میں جب ان کا پیریڈ بھی خالی ہوتا ان کے ساتھ سٹاف روم میں بیٹھتا تو ان کے ساتھ بہت عمدہ وقت گزرتا۔ آپ کو مجلس علم بہت تھا اور آپ سے قسما قسم کے لطیفے سن کر بڑا لطف آتا تھا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے آپ بھی ایک بہت قابل قدر وجود تھے اور سلسلہ کے شیدائی تھے۔

حضرت مولانا محمد شریف صاحب کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کے میدان میں غیر معمولی کامیابیوں سے نوازا آپ بلاد عربیہ میں دعوت الی اللہ کے ایک بہت ہی کامیاب رئیس تھے۔ کم وبیش ۱۷-۱۸ سال آپ نے فلسطین میں قیام کیا اور وہاں کی جماعت کی وہ تربیت کی کہ آج تک جماعت ان کی تربیت کے گن گاتی ہے اور آپ کو بہت یاد کرتی ہے جیسا کہ اس خط سے ظاہر ہے جو چند روز ہوئے اس جماعت کی طرف سے بطور تعزیت الفضل میں شائع ہوا اور جس کا ترجمہ کرنیکی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی۔

مولانا محمد شریف صاحب کو مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں جماعت کا مشن قائم کرنیکی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اس ضمن میں مجھے آپ سے ایک تعلق یہ ہے کہ ۱۹۵۵ء میں پہلے مجھے اس ملک میں جانے کا ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے دیا تھا۔ میں نے سیرالیون سے اس ملک کی حکومت کے ساتھ خط و کتابت کی کہ مجھے وہاں آنے کا ویزا دیا جائے۔ یہ ملک ان دنوں ابھی آزاد نہ ہوا تھا اور عیسائی مشنریوں کا وہاں کی حکومت میں اس وقت بہت عمل دخل تھا اس لئے حکومت کے محکمہ امیگریشن نے مجھے لکھا کہ یہاں چونکہ پہلے ہی بہت مشنری ہیں اس لئے فی الحال کسی اور مشنری کا آنا مناسب نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ عیسائی مشنریوں کے ایماء پر ہوا کیونکہ وہ جماعت احمدیہ کی

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترمہ مقبول جان صاحبہ

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

رفتگان کی یاد ماضی کی یاد ہے کسی شاعر نے کہا تھا۔ یادِ ماضی عذاب ہے یارب۔ چھین لے مجھ سے حافظہ میرا۔ ماضی چھن جائے حافظہ چھن جائے۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے کے لئے بصارت نہ رہے۔ تو حال اور مستقبل میں کوئی روشنی کوئی رابطہ نہ رہے۔ اسلاف و بزرگان کی یادیں ان کے درخشاں عمل ان کی انتھک کوششوں کے ثمر۔ ان کے ماضی کو یاد کر کے ہی تو ہم اپنے لئے راستہ متعین کرتے ہیں۔ اپنے بچوں کو ان کے ماضی کی چکا چوند دکھا کر حوصلہ لگن اور زندگی پر گامزن رہنے کا ولولہ بخشتے ہیں۔ اس لئے میں تو اپنے ماضی کے خزانہ سے انمول موتیوں کی طرح چمکنے والے یہ چہرے چُن چُن کر جو ہیروں جیسے بیش قیمت ہیں خوش ہوتی ہوں۔ خوشی سے پھولی نہیں سماتی کہ میں اتنے اچھے لوگوں میں رہی ہوں۔ ان اچھے لوگوں نے یعنی میرے والدین نے مجھے جو کچھ اچھا دیا آج میں مقروض ہوں اپنی جان سے عزیز ہستیوں کے بارہ میں کچھ لکھنے کی۔ لیکن جس طرح مقروض مجبور ہوتا ہے۔ قرض لوٹانا اس کے بس میں نہیں ہوتا۔ ایسی ہی میں اسبارہ میں تہی دست ہوں۔ سوچتی ہوں دعاؤں کا وہ چھاتا وقت کی آندھی اڑا لے گئی۔ جو مجھے غم کی کڑی دھوپ سے بچاتا تھا۔ جو مجھے مصائب کی بارش میں پناہ کا کام دیتا تھا۔ والدین کی موت ایک زلزلہ کی طرح ہوتی ہے۔ جو عافیت کے حصار میں دراڑیں ڈال جاتا ہے۔ اس کے بعد زندگی کی ڈگر پر ڈر ڈر اور سہم سہم کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ ارد گرد تنہائی تو نہیں ہوتی۔ لیکن دعائیں کرنے والے وجود نظر نہیں آتے۔ تب احساس ہوتا ہے وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں۔ جو اپنے والدین کے سایہ تلے دعاؤں کے چھاتے تلے جانب منزل رواں دواں ہیں۔ اے وہ لوگو جن کے والدین حیات ہیں میں تمہیں مبارکباد دیتی ہوں تم خوش نصیب ہو اور تمہیں واسطہ دیتی ہوں موت کے ظالم ہاتھوں کا۔ کہ اس وقت کو غنیمت جانو۔ اور والدین کی خدمت کرلو۔ اس وقت سے پہلے کہ (خدانہ کرے) کہ موت تمہاری دنیا میں اندھیرا کردے پھر تم میری طرح دوسروں کے والدین کو اپنے والدین سمجھ سمجھ کر ان کی طرف لپکو ان کی خدمت کرو۔ خیر دوسروں کے والدین کو اپنے سمجھ کر خدمت کرنا بھی عین سعادت ہے عبادت ہے۔ خوش نصیبی ہے۔ کاش میں اس کی بھی اہل بن سکوں۔

تمہید طویل ہو گئی۔ ذکر ہی کچھ ایسی بات کا ہے۔ ایسی ہستیوں کا ہے۔ پہلے میں اپنی والدہ مقبول جان کے بارہ میں کچھ کہوں گی۔ کہ وہ ابا جان سے پہلے ہمیں داغ جدائی دے گئیں۔ ان کی زندگی بھر کی نیکیوں۔ نیک عادتوں اور روز مرہ کی خوبیوں کا اس چھوٹے سے مضمون میں احاطہ کرنا دشوار ترین امر ہے۔

مگر موت سے کچھ پہلے کے دن بھولے نہیں بھولتے۔ جوبلی کے جلسہ کا دن قریب آرہا تھا۔ مجھے کہا۔ "مجھے ایک سبز سوٹ سلوا دو۔ مگر زیادہ مہنگا نہ ہو۔ میں نے ایک دن ہی تو پہننا ہے۔" میں نے کہا "کیوں آپ بہت دن پہنئے گا۔ میں اچھا قیمتی سلوا کر دوں گی۔" بولیں "اب وقت کم ہے" اور وہی ہوا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو نیم غنودگی میں سوٹ پہنا۔ بہت خوش ہوئیں بولیں (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) صد سالہ جوبلی کی خوشی دیکھ لی اور بے ہوش ہو گئیں۔ وہ سوٹ دوسرے دن ۱۸/ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ان کی وفات کے بعد ہم نے اتارا۔ وفات سے ایک دن پہلے ہی سب کو بلوا لیا۔ ہم نے کہا کراچی والے بھائی جمعہ کی شام تک آجائیں گے کہنے لگیں تب تک بہت دیر ہو جائے گی۔ پوچھا جرمنی والے بھائی کو اطلاع کریں کہنے لگیں نہیں وہ آنہیں سکے گا پریشان ہو گا۔ انہیں اپنے مولا کے پاس جانے کے وقت کا علم ہو چکا تھا۔

گیارہ بچوں کی ماں تھیں۔ اول اول سفید پوشی میں گزارا کیا۔ بلکہ انتہائی تنگ دستی میں گزارا کیا۔ بچوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ سلائی کا کام سیکھا۔ بچوں کے کپڑے گھر سیتی تھیں۔ ہاتھ میں ذائقہ تھا۔ سب عزیز رشتہ دار کہہ کہہ کر ان سے کھانا پکواتے اور خوش ہو کر تعریف کرتے عبادات کی پابند تھیں۔ وصیت کا چندہ وقت پر ادا کرتی تھیں۔ خوش پوش زندہ دل خوش مزاج۔ اور خوش الحان تھیں۔ اور کلام محمود اور درثمین سناتیں تو لوگ نمناک ہو جاتے جھوٹ سے نفرت تھی۔ اولاد کی بہترین تربیت کی۔ اور مشکلات کے ایک لمبے دور سے گذر کر اولاد کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ اپنے بہن بھائیوں اور سسرالی رشتہ داروں کے لئے محبت اور قربانی کا جذبہ رکھتی تھیں۔ یہ ایک ایک جملہ جو میں نے لکھا ہے ایک ایک عنوان ہے۔ جس کے تحت ایک ایک لمبا مضمون بن سکتا ہے۔ میرے پاس حقائق کا ایک ذخیرہ ہے لیکن یہ ذخیرہ ان دعاؤں سے کم ہے جو والدین نے ہمارے لئے کیں۔

۱۹۴۷ء میں حلقہ راموامی میں لجنہ میں شامل تھیں۔ اس وقت بشریٰ داؤد صاحبہ جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے جن کی تعریف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی کی ہے۔ وہ اور خاکسارہ ناصرات میں تھیں۔ اس کو اس وقت منّی کہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین کی اہلیہ حلقہ کی صدر تھیں۔ اجلاسوں میں نظم اور تلاوت امی کی ہوتی تھی۔ جب فرقان فورس کے لئے جماعت کے افراد کشمیر گئے تو ان کے لئے لجنہ نے جس میں مولوی احمد علی صاحب کی اہلیہ بھی شامل تھیں۔ انہوں نے اور امی نے اونی دستانوں کے کئی جوڑے اپنے ہاتھ سے بُن بُن کر بھیجے عزیز رشتہ داروں کے دکھ سکھ میں ساتھ دیتی تھیں۔ میری تائی جان اہلیہ چوہدری احمد جان صاحبہ سے حالانکہ جیٹھانی کا رشتہ تھا۔ مگر دونوں میں حقیقی بہنوں جیسا سلوک تھا۔ یہی وجہ ہے میرے ایک بھائی اور ایک بہن کی تایا جی کے گھر شادی ہوئی۔ ایک ہمشیرہ کی پھوپھی کے ہاں۔ میری شادی ماموں کے ہاں اور ایک بھائی کی امی کی بھاوجہ کی بھانجی سے شادی ہوئی۔ اور یہ سب امی کے ان عزیزوں سے حسن سلوک کا نتیجہ ہے۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں جنت کے اعلیٰ درجوں میں جگہ دے۔ اور ہم ان کی دی ہوئی تربیت سے اپنی اولادوں کی بہترین تربیت کر سکیں۔ جب لوگ ان کی تربیت کے حوالہ سے ہماری تعریف کرتے ہیں۔ تو میں نادم ہو کر سوچتی ہوں کیا ہم سب بہن بھائی بھی ان کے نقش قدم پر چل کر ویسی ہی بہترین تربیت اپنی اولادوں کی کر سکیں گے؟ اور مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان کی دعاؤں کے طفیل ضرور ایسا ہو گا۔

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنیا/اقوام متحدہ

بوسنیا ہرزی گووینا کے صدر نے اقوام متحدہ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اقوام متحدہ پر الزام لگایا ہے کہ یہ ادارہ ان کے ملک کی حفاظت نہیں کر سکا۔

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں بوسنیا کے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھائے جارہے ہیں ان کا قتل عام کیا جارہا ہے بلکہ ایسی قبریں بھی ملی ہیں جہاں سینکڑوں افراد کو قتل کر کے دفن کر دیا گیا تھا انہیں ترک وطن پر بھی مجبور کیا جارہا ہے۔ اور زبردستی ان کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے جا کر ان کی بے حرمتی بھی کی جاتی ہے۔ اس قتل و غارت میں بچے بھی محفوظ نہیں ہیں حتیٰ کہ جب لوگ بوسنیا سے باہر جانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ یا راستے میں ہوتے ہیں تو ان پر حملے کئے جاتے ہیں اور کئی افراد کو اس طرح بھی ہلاک کر دیا جاتا ہے یہ لوگ بے یار و مددگار اور بے بس اور بے کس ہو کر اپنے گھروں سے نکلتے ہیں اور بڑی مشکل سے انہیں کوئی ایسی جگہ ملتی ہے جہاں وہ اپنا سر چھپا سکیں ان کے صدر نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اقوام متحدہ نے بوسنیا کے مسلمانوں پر یہ پابندی لگا کے کہ وہ اسلحہ نہیں خرید سکتے ان کی جانوں کو مزید غیر محفوظ بنا دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ بات کھل کر سامنے آرہی ہے کہ یوروپ کے عیسائی یہ نہیں چاہتے کہ ان کے درمیان کوئی مسلمان ریاست قائم ہو۔ جس میں مسلمان باشندے رہائش رکھتے ہوں یوروپی ریاستیں اور ان کے عیسائی مشن مل جل کر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس علاقے سے تمام مسلمانوں کو نکال دیا جائے یا وہ خود باہر چلے جائیں۔ یا قتل و غارت کے ذریعے ان کو وہاں ختم کر دیا جائے۔ بوسنیا کے مسلمانوں نے اکثر و بیشتر عالمی برادری کے اسلامی حصے سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کی مدد کریں اگرچہ پچھلے دنوں ایک اسلامی ملک نے دس ہزار فوج کی نفری بھیجنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن امریکہ کو یہ بات اچھی نہیں لگی اس نے کہا کہ یہ لوگ بوسنیا میں آکر قدامت پسندی کو آگے لائیں گے اور بنیاد پرستوں کے لئے یہ ایک شہ ملنے کا باعث ہو گا۔ اس لئے وہاں ان کو نہیں جانے دینا چاہئے۔

اگر تمام مسلمان ممالک یہ چاہیں کہ وہاں اسلحہ بھیجا جائے۔ تو یہ بات کوئی مشکل بھی نہیں ہے۔ لیکن بوسنیا کے مسلمانوں کو یہ جائز شکوہ ہے۔ کہ ان کی مدد کے لئے کوئی آگے نہیں آتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو تلقین فرما کر ہر احمدی فرد کو اس بات پر مستعد کر دیا ہے کہ وہ بوسنیا کے بے بس اور بے کس

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص ۳

محبت مثالی ہوتی ہے۔ مگر صحابہؓ فرماتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ شفقت جو مخلوق خدا نے آپ سے دیکھی کسی نے اپنی ماں سے بھی نہ دیکھی ہوگی۔

درخشاں ستارے پس ان ننھے پھولوں پر جو آج کے بچے اور کل کے باپ ہیں اور جنہوں نے مستقبل کی قیادت سنبھالنی ہے۔ہاں جنہوں نے اس کائنات کو اپنی خوبصورتی اور مہک سے متاثر کرنا ہے۔ ان پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پوری توجہ دیتے اور ان سے محبت و شفقت سے پیش آتے تاکہ بچے ملک و قوم وملت کے لئے درخشاں ستارے بن سکیں۔ بچے بھی مانوس ہو جاتے۔ آپ بچوں سے بہت پیار کرتے نتیجہ یہ ہوتا کہ بچے بھی آپ سے مانوس ہو جاتے۔ آپ ان کو گود میں اٹھاتے ان کا منہ چومتے۔سینے سے لگاتے ان کے لئے دعائیں کرتے۔ ان کو دین کی باتیں سکھاتے۔ اور یہ بھی حضور کا اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک تھا کہ بچوں کو بھی آپ سے بے حد پناہ محبت اور لگاؤ تھا۔ بچے جب آپ کو بازار یا گلی کوچوں میں دیکھتے تو خوشی سے اچھلتے کودتے شوق سے بھاگ کر آتے آپ انہیں باری باری گود میں اٹھا کر پیار کرتے آپ کی عادت تھی کہ بچوں کو ہمیشہ پہلے خود سلام کرتے۔ان سے پاکیزہ مزاح بھی کرتے او ساتھ ساتھ اچھی باتیں بھی بتاتے جاتے۔

حضور کو از خود علم ہو جاتا کہ بچے آپ سے کیا چاہتے ہیں۔اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لاتے تو راستے میں جو بچہ بھی ملتا اسے پیار کرتے۔ اور گود میں اٹھا لیتے۔اور اگر آپ کے پاس کوئی کھانے کی چیز ہوتی تو تھوڑی تھوڑی سب بچوں میں تقسیم کر دیتے۔ آپ بچوں کو دستر خوان پر بھی شریک کرتے۔ بچے اس بات پر بہت خوش ہوتے کہ انہیں ساتھ بٹھایا گیا ہے آپ کھانے کے دوران سمجھاتے کہ (اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو) دائیں ہاتھ سے کھاؤ آہستہ آہستہ کھاؤ۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ بچے کو چیز جو پسند ہوتی اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دیتے اور محبت سے کھلاتے۔ جب کھانا کھا لیتے تو بلند آواز سے (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) کہتے۔ایسا کرنے کا مقصد یہ ہوتا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔اور بچوں کو بھی شکر گزار بندہ بننے کی عادت ڈالیں۔

کبھی کبھی بچوں کو سیر کے لئے ساتھ لے جاتے۔ اور ان کے معصوم کھیل میں بھی شریک ہو جاتے۔ آپ کو علم ہے کہ بچوں سے کوئی نقصان ہو جائے یا کام میں دیر ہو جائے تو گھر والے سخت سزا دیتے ہیں مگر آپ کی محبت کا یہ حال تھا کہ اپنے نوکروں سے بھی سخت لفظ نہ بولتے تھے۔نہ کسی کو کبھی جھڑکتے نہ ڈانٹتے۔ پھول سے بچوں کو مارنا آپ کو بہت برا لگتا۔ آپ بچوں کو کبھی تکلیف میں نہ دیکھ سکتے۔ آپ نے کبھی کسی بچے کو نہیں مارا۔ آپ بچوں کی معمولی تکلیف پر تڑپ اٹھتے۔ اور کوشش فرماتے کہ جلدی سے جلدی اس کی تکلیف دور کریں۔

آپ کی دلچسپ باتیں

آپ کی یہ عادت تھی کہ بچوں کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔ایک دفعہ مدینہ کے بچوں نے مشورہ کیا کہ آج ہم لوگ پہلے حضور کو سلام کریں گے۔ اور چھپ کر درخت کے پیچھے کھڑے ہو گئے مگر حضور تشریف لائے تو انہیں علم ہو گیا۔ مسکرائے اور بچوں سے پہلے اونچی آواز میں سلام کہا۔

بقیہ : ص ۴

دینی مساعی سے بہت خائف تھے۔ بہر حال میں تو اس کے بعد لائبیریا چلا گیا جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے جماعت کا مشن کھولنے کی توفیق دی اور پھر جب گیمبیا آزاد ہو گیا تو مرکز کی طرف سے آپ کو وہاں بھجوایا گیا جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت اعلیٰ درجہ کی کامیابیوں سے نوازا۔جناب سنگھاٹے جو بعد ازاں اس ملک کے پہلے گورنر جنرل ہوئے آپ ہی کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ کئی جماعتیں آپ کے ذریعہ اس ملک میں قائم ہوئیں اور ہزاروں سعید روحیں احمدیت کی نعمت سے متمتع ہوئیں۔

حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب بھی ان بزرگوں میں سے تھے جن کے لئے میں خود بھی عموماً" دعا کرتا تھا۔بیماری کے ایام میں آپ کے لئے دعا کا بہت موقعہ ملا۔جب آپ شدید بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل کرائے گئے تو آپ کی وفات سے تین روز قبل میں روزانہ آپ کی عیادت کے لئے ہسپتال جاتا رہا۔ پہلے دن جب میں گیا تو آپ کو ڈرپ لگی ہوئی تھی اور کھانا مائع شکل میں آپ کو نالی کے ذریعہ دیا جاتا تھا۔ آپ کو ٹیک لگا کر بٹھایا ہوا تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ مجھے یہ حالت دیکھ کر بہت قلق ہوا۔ میں آپ کے قریب گیا اور اونچی آواز میں سلام کرنے کے بعد اپنا نام بتلایا (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) آپ نے اپنی آنکھیں پوری طرح کھول کر مجھے اچھی طرح دیکھا جس سے مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے مجھے پہچان تو لیا ہے۔ دوسرے دن پھر گیا تو آپ نیم غشی کی حالت میں لیٹے ہوئے تھے۔ تیسرے دن جب گیا تو حالت پہلے سے بھی زیادہ خراب نظر آئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا آخری وقت اب بالکل قریب ہے اور پھر آپ اسی شام اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ آپ علم کا ایک وسیع خزانہ تھے سلسلہ کے بے حد فدائی بزرگ تھے اور بہت ہی دعا گو انسان تھے۔

آپ جیسے بزرگوں کا وجود بے حد غنیمت ہوتا ہے اس لئے بہت ہی افسوس ہے کہ ہم ان سے محروم ہو گئے ہیں۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے۔ان کے سب پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے محترم والد کی نیکیوں کو قائم اور دائم رکھنے والا بنائے۔

بقیہ : ص ۵

لوگوں کی انسانی ہمدردی کے ناطے ہر قسم کی مدد کریں چنانچہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مشنوں نے بوسنیا کے مسلمانوں کی ہر رنگ میں مدد کا تہیہ کر رکھا ہے اور وہ مدد کر بھی رہے ہیں ان سے ذاتی رابطے بھی قائم کئے جا رہے ہیں اور ان کو اجتماعی مدد دینے کی سکیمیں بھی نافذ العمل کی گئیں ہیں اور یہ بات اجاگر ہو کر سامنے آئی ہے کہ ان لوگوں نے احمدیہ جماعت کی طرف سے کی گئی مدد کو خوب خوب سراہا ہے وہ احمدیہ جماعت کے ممنون ہیں کہ اس جماعت نے ان کی مشکلات اور مصائب کے پیش نظر ان کی ہر طرح مدد کی ہے۔

سوڈان / آئیدید

امریکہ جو کچھ عرصہ سے جنرل فرح آئیدید کو حراست میں لینے کا خواہش مند ہے۔ کس طرح چاہے گا کہ کوئی فرد یا کوئی ریاست اس کی مدد کرے چاہے وہ مدد خورونوش کی ضروریات کے سلسلے میں ہو۔ یا فوجی معاملات میں۔

امریکہ نے سوڈان پر الزام لگایا ہے کہ وہ جنرل محمد فرح کے لئے اس کے فوجیوں کو مزید تربیت دے رہا ہے۔سوڈان جس کے متعلق پہلے ہی امریکہ یہ کہتا رہا ہے کہ وہ دہشت گرد ملک ہے اور سوڈان اس کی تردید کرتا رہا ہے۔امریکہ کے اس نئے الزام سے سوڈان کو خاصی تکلیف پہنچی ہے چنانچہ سوڈان نے امریکہ کو چیلنج کیا ہے کہ وہ یہ بات ثابت کرے کہ سوڈان کسی کو بھی تربیت دے کر جنگی مدد کے لئے آئیدید کے پاس بھیج رہا ہے سوڈان نے کہا ہے۔ کہ یہ اور بات ہے کہ کسی کو دہشت گرد کہہ کر اس قسم کے الزام آسانی سے لگائے جا سکتے ہیں۔ لیکن نہ تو ہم دہشت گرد ہیں اور نہ ہم آئیدید کے لئے فوجی تیار کر رہے ہیں ہم کسی کو بھی کسی طرح کی تربیت نہیں دے رہے لیکن چونکہ امریکہ کے ذہن میں پہلے سے یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ سوڈان دہشت گرد ملک ہے اس لئے وہ سوڈان کی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں وہ اس الزام کو دہرائے چلا جا رہا ہے اور سوڈان اس کو مسترد کر رہا ہے۔سوڈان نے اب امریکہ کو چیلنج کیا ہے کہ وہ بات دہرانے سے پہلے اس کا ثبوت پیش کرے اگر وہ ثبوت پیش نہ کرے تو عالمی برادری کو جان لینا چاہئے کہ امریکہ محض الزام لگانے کے لئے یہ بات کہہ رہا ہے اور وہ بھی غالباً اس لئے کہ وہ اپنی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا سکے کہ سوڈان واقعی دہشت گرد ہے۔ حالانکہ جنرل آئیدید کی مدد کی بھی جا رہی ہو اور کچھ آدمیوں کو تربیت دے کر ان کے پاس بھیجا جا رہا ہو تو اس کا نام کسی صورت بھی دہشت گردی نہیں رکھا جا سکتا۔ آخر امریکہ بھی تو اپنی فوج میں جو اس نے صومالیہ بھیجی ہوئی ہے اضافہ کر رہا ہے۔ جنرل آئیدید کی فوج میں اگر اضافہ ہو تو اسے کسی کے سر دہشت گردی کا الزام تھوپنے کا کس طرح باعث بنایا جا سکتا ہے۔

لیبیا/طیارے کے ملزم

لیبیا کے جن دو افراد پر الزام ہے کہ انہوں نے لاکربی سکاٹ لینڈ میں ایک ہوائی جہاز بم کے ذریعہ تباہ کیا تھا۔اور جن کے متعلق لیبیا کا اب تک یہ فیصلہ تھا کہ ان پر کسی بیرونی ملک میں مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔اب لیبیا کی نیوز ایجنسی جانا نے کہا ہے کہ لیبیا نے ان پر سکاٹ لینڈ میں مقدمہ چلانے کی حامی بھر لی ہے۔ لیکن ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ یہ دو افراد چاہیں کہ ان پر وہاں مقدمہ چلایا جائے جانا نے بتایا ہے کہ لیبیا کو اس بات پر اعتراض نہیں کہ ان افراد پر مقدمہ چلایا جائے۔ بلکہ جو اعتراض کی بات ہے وہ یہ ہے کہ ان دو افراد ان کے خاندانوں اور ان کے وکلاء کو اس بات کا قائل کیا جائے کہ سکاٹ لینڈ میں اس مقدمے کی سماعت ہو۔ گویا کہ ملکی حکومت کو تو اس بات پر اعتراض نہیں لیکن چونکہ اس واقع کا تعلق افراد سے ہے اس لئے ان افراد' ان کے اہل خانہ اور ان کے وکلاء کی اجازت کی بھی ضرورت ہے اور امریکہ نے کہا ہے کہ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیبیا نے از خود ان دو افراد کو ایک مقررہ مدت کے اندر مقدمہ چلانے کے لئے پیش نہ کیا تو وہ اقوام متحدہ پر زور ڈالیں گے کہ لیبیا پر مزید پابندیاں لگائی جائیں۔ جس جہاز کو تباہ کرنا تھا لیبیا کے ان افراد پر الزام ہے وہ فلائٹ ۱۰۳ تھی اور لندن سے نیویارک جا رہی تھی۔ لاکربی سکاٹ لینڈ کے علاقے کی فضا میں اسے بم سے اڑایا گیا اور اس کے تمام مسافر اور ہوائی جہاز کا عملہ جن کی تعداد ۲۷۰ تھی۔ اس حادثے میں مارے گئے۔ جب لیبیا سے کہا گیا کہ وہ ان افراد کو حوالے کرے اور اس نے انکار کیا تو اپریل ۱۹۹۲ء میں لیبیا پر پابندیاں لگائی گئیں۔ اسی طرح لیبیا اور دیگر ممالک کے سفارتی تعلقات کو بھی خاصا کم کر دیا گیا۔ فرانس ایک اور ہوائی حادثے کے متعلق جو نائیجر میں ۱۹۸۹ء میں ہوا تھا بعض دیگر لیبیا کے لوگوں سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہے۔ اس جہاز پر ۱۷۱ افراد سوار تھے اور وہ نائیجر کے صحارا علاقے میں اڑایا گیا تھا۔ یہ خبر کہ اب لیبیا کو اس بات پر اعتراض نہیں ہے کہ ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ اس وقت نیوز ایجنسی نے بتائی جب کہ لیبیا اقوام متحدہ کی پابندیاں کم کرنے کے سلسلے میں گفت و شنید کر رہا تھا۔ وزارت خارجہ کے ایک ذریعہ نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے کہا ہے کہ جو خط لکھا گیا ہے اس میں لیبیا کے ان افراد پر مقدمہ چلانے کی صورت میں لیبیا کو عدلیہ کے طریق کار اور انصاف تک پہنچنے کے لئے جملہ مراحل کی گارنٹی دی گئی ہے۔

ایران / کشمیر

ایرانی سفیر برائے ہندوستان علی رضا شیخ غفار نے کہا ہے کہ ایرانی حکومت کا کشمیر کے متعلق موقف ہرگز نہیں بدلا۔ ایران نے ہمیشہ یہ چاہا ہے کہ اس تنازعہ کا فیصلہ انصاف پر مبنی ہونا چاہیے۔ ریڈیو تہران کے مطابق جب ان کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی کہ ہندوستانی پریس میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں کہ ایران نے کشمیر کے متعلق اپنا موقف تبدیل کر لیا ہے تو انہوں نے ان رپورٹوں کو مکمل طور پر غلط بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کا موقف یہ ہے کہ ان کے اسلامی انقلاب کے مطابق تمام مسائل کے متعلق آواز اٹھائی جائے اور تمام مسلم ممالک میں قیام امن کو یقینی بنایا جائے۔ علی رضا شیخ غفار نے کہا کہ تمام ایرانی لیڈر خاص طور پر رفسنجانی نے ہندوستانی وزیر اعظم سے ملاقات کے دوران انہیں ایران کی تشویش سے آگاہ کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ کشمیر کا مسئلہ حل کیا جانا چاہئے۔ آیت اللہ خامنائی سیاسی لیڈروں سے نہیں ملتے لیکن ان کی نرسیمارائو کے ساتھ ایک میٹنگ کے موقعہ پر بھی کشمیر کے مسئلے کے متعلق یہی موقف بیان کیا گیا۔ ایرانی سفیر نے کہا کہ ایران کوشش کرتا رہا ہے۔ اور کرتا رہے گا کہ کشمیر کا مسئلہ انصاف اور امن و امان کی فضا میں حل ہونا چاہئے۔ اور تمام لوگوں کے بنیادی حقوق محفوظ رہنے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلم کشمیر پر کوئی اسلامی ملک کوئی اور موقف رکھ ہی نہیں سکتا۔ مقبوضہ کشمیر کے مسلمان جن مصائب میں سے گزر رہے ہیں اور جن تکالیف کا وہ ایک لمبے عرصے سے مقابلہ کر رہے ہیں ہر مسلمان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ جلد از حل ہو جانا چاہئے۔ اور جیسا کہ عالمی برادری بھی چاہتی ہے ایسے تمام مسائل میں بنیادی حقوق کی پامالی سے گریز کیا جانا چاہئے۔

فلسطین اسرائیل معاہدہ پر عمل در آمد

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں غازہ پٹی اور مغربی کنارہ کے متعلق فلسطینیوں کو محدود عرصے کے لئے خود ارادیت دینے کے لئے اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔ اس معاہدے کی توثیق اسرائیل کی پارلیمنٹ نے بھی کر دی ہے اور ٹیونس میں منعقد ہونے والی پی۔ ایل۔ او کی پارلیمنٹ نے بھی۔ اب اس سلسلے میں دنوں مزید گفت و شنید کر کے وہ لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں جس سے تنظیم آزادی فلسطین کو یہاں اختیارات دئے جائیں گے۔ پی۔ ایل۔ او کے افسران اور اسرائیل کے حکام مصر میں اس سلسلے میں آپس میں گفت و شنید کر چکے ہیں۔

اب یہ گفت و شنید امریکہ اور فرانس میں جاری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ دو ہفتوں سے دونوں کے آپس میں رابطے پیرس نیویارک اور واشنگٹن میں ہو رہے ہیں اور دونوں لائحہ عمل کے ایجنڈے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ بات اسرائیلی ریڈیو جسے SOVIR سوور کہتے ہیں نے بتائی ہے۔ ان اجلاسوں کو ٹیکنیکی اجلاس کہا جا رہا ہے اور اسرائیل کا کہنا ہے کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ پی ایل او نے اس سلسلے میں کیا تیاری کی ہے۔ دراصل معاہدہ تو ہو چکا ہے لیکن معاہدے پر عمل شروع کرنے کے لئے جن امور کی ضرورت ہے وہ زیر بحث آ رہے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے قارئین کو علم ہے مصر اس معاہدے سے متفق ہے اور اس کی حمایت کرتا ہے جبکہ شام اس کا مخالف ہے۔ شام یہ کہتا ہے کہ یہ تمام علاقے جو فلسطین سے اسرائیل نے چھینے ہوئے ہیں۔ جن میں بیت المقدس بھی شامل ہے اور شام کی جولان کی پہاڑیاں بھی وہ سب واپس دئے جائیں۔ تو آپس میں صلح ہو سکتی ہے۔

اس معاہدے پر عمل در آمد کے نتیجے میں جو انتقال اقتدار ہو گا اس کے بارے میں پولیس اور دیگر افسران کا خیال ہے کہ اسلامی مزاحمتی تحریک حمص اور دوسرے اس قسم کے گروہ اس موقع پر گڑبڑ کریں گے لہٰذا اس موقعہ پر زیادہ حفاظتی اقدامات کئے جائیں۔ حمص نامی تحریک اس معاہدے کی حامی نہیں ہے۔ اس لئے کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ انتقال اقتدار کے وقت بہت اچھے انتظامات کئے جائیں۔ اور امن و امان قائم رکھنے کی کوشش کی جائے۔ جب سے یہ معاہدہ طے پایا ہے اس وقت سے لیکر اب تک امن و امان قائم رکھا جا رہا ہے۔ اور کوئی بڑا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

دولت مشترکہ کانفرنس

بتایا گیا ہے کہ ۲۱ سے ۲۵ اکتوبر تک قبرص (سائپرس) میں دولت مشترکہ جس کے ۲۵ ارکان ہیں کے سربراہان کا اجلاس منعقد ہو گا۔ دولت مشترکہ کی اس کانفرنس کے لئے تنظیم کے سیکرٹری جنرل نے مختلف حکومتوں سے مشورہ کر کے ایجنڈا تیار کیا ہے اس مشورے میں مختلف حکومتوں کے اعلیٰ افسران بھی شامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر تین مسائل خاص طور پر زیر بحث ہوں گے۔ ایک عالمی اقتصادیات دوسرے سیاسی منظر اور تیسرے عالمی میزان اور دولت مشترکہ کا آپس میں تعاون۔ اس ایجنڈے میں ایسے مسائل بھی شامل ہیں جن کا تعلق دولت مشترکہ کے مختلف ارکان سے ہے خاص طور پر وہ مسائل جن سے عالمی تشویش پیدا ہوتی ہے۔ گذشتہ کانفرنس سے اب تک جو مسائل عالمی برادری کے سامنے پیش آئے ہیں ان پر خاص توجہ دی جائے گی اس قسم کی کانفرنسیں عام طور پر دو سال کے بعد منعقد کی جاتی ہیں۔ اس سے پہلی کانفرنس زمبابوے میں منعقد کی گئی تھی جسے ہرارے کانفرنس بھی کہا جاتا ہے سربراہان کانفرنس ان اصولوں کو مد نظر رکھیں گے جو ہرارے کانفرنس میں طے پائے تھے۔ برطانیہ کا خیال ہے کہ GATT گیٹ کا معاہدہ جو محصولات سے تعلق رکھتا ہے اس پر بحث کرنا دولت مشترکہ کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ ساری دنیا میں دو لاکھ ملین ڈالر کی جو زائد آمدنی ہوتی ہے اس کا فائدہ اب ترقی پذیر ممالک اور سابق کمیونسٹ ریاستوں کو جن کا تعلق مشرقی یورپ سے ہے 'ہوگا' ترقی پذیر ممالک کی تجارت سے جو آمدنی حاصل ہوتی ہے وہ امدادی رقوم سے عام طور پر تین گنا ہوتی ہے۔ برطانیہ کے خیال میں اگر گیٹ GATT کا نفاذ ہو جائے تو ان ممالک کی اقتصادیات پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔

یوم تحریک جدید ۲۲- اکتوبر ۹۳ء کو منایا جائے

○ امراء اضلاع' صدر صاحبان' مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۲- اکتوبر ۹۳ء بروز جمعہ منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

کوٹھی برائے فروخت

○ ربوہ محلہ ناصر آباد میں واقع امریکن ڈیزائن کے مطابق آر سی سی تعمیر کے ساتھ اپنی نوعیت کی واحد کوٹھی برائے فروخت ہے۔ خواہش مند احباب مزید تفصیلات محترم محمد رفیع خان صاحب خان میڈیکل سٹور۔ اقصیٰ چوک۔ ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۴- اکتوبر- موسم ٹھنڈا ہو رہا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۱ درجے سنٹی گریڈ

○ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے موقع پر کہا کہ حال ہی میں جاری کیا گیا انسداد ہارس ٹریڈنگ آرڈیننس بہت موثر ہے اور اس کے ذریعہ فلور کراسنگ کی روک تھام میں بڑی مدد ملے گی- انہوں نے امید ظاہر کی کہ سب پارٹیاں تدبر اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے آئین کے مطابق انتقال اقتدار کے مرحلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی فضاء کو سازگار رکھنے میں مددگار ثابت ہوں گی-

○ نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ انتقال اقتدار میں تاخیر نہیں کی جائے گی لیکن اکثریت ثابت کرنا سیاسی جماعتوں کا اپنا کام ہے- انہوں نے مزید کہا کہ دونوں بڑی جماعتوں پر عوام نے اعتماد کیا ہے لیکن اقتدار اکثریتی پارٹی کے ہی حوالے کیا جائے گا-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتخابات منصفانہ تھے ہمارے مخالف آزاد اور اقلیتی ارکان کو ساتھ ملانے کے لئے ہارس ٹریڈنگ کر رہے ہیں جس کا نوٹس نگران حکومت کو لینا چاہئے- انہوں نے اس کو ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی قرار دیا-

○ نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ ہم عوام کو احساس دلانے آئے تھے کہ حکومت ان کی خادم ہوتی ہے- اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اگر سیاسی سرپرستی اور تحفظ کے خاتمے کے لئے سیاسی جرات ہو تو تھوڑے عرصے میں بھی سخت اقدامات کئے جا سکتے ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ ہم تمام مسائل کو حل نہیں کر سکے لیکن پیش قدمی ضرور کی ہے- ہمارا مقصد ایک اچھی حکومت قائم کرنا اور حکومت کے معیار کو بہتر بنانا تھا-

○ مسلم لیگ (جونیجو گروپ) کے صدر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ مرکز اور چاروں صوبوں میں ہماری حکومت بنے گی- جونیجو گروپ کا پیپلز پارٹی سے اتحاد نئی اسمبلی کے خاتمے تک رہے گا- انہوں نے کہا کہ میں قومی اسمبلی کی نشست اپنے پاس رکھوں گا- پنجاب کی وزارت اعلیٰ کا امیدوار نہیں ہوں- اور نہ ہی قومی اسمبلی کا سپیکر بننا چاہتا ہوں انہوں نے مزید کہا کہ نواز لیگ کے ساتھ مخلوط حکومت سیاست کا ستیاناس کر دے گی- ان کے مطابق نئی وفاقی کابینہ ۷۰ ارکان پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے-

○ سابق آرمی چیف کی اہلیہ اور ان کے وکیل شہزاد جہانگیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جنرل آصف نواز کی لاش تجزیئے کے وقت ٹھیک حالت میں تھی- حتمی رپورٹ جلد ہی موصول ہو جائے گی- اور قتل ثابت ہونے پر بااثر مجرم بھی بخشے نہیں جائیں گے-

○ کہا جاتا ہے کہ ایم کیو ایم سندھ کی بہتری کے لئے پیپلز پارٹی سے تعاون کی خواہش مند ہے وہ کراچی میں اپنے گرفتار کارکنوں کی رہائی اور رہنماؤں پر درج مقدمات کی واپسی بھی چاہتی ہے بتایا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی کے کچھ رہنما ایم کیو ایم کے بغیر حکومت بنانا چاہتے ہیں جبکہ بعض کے خیال میں اس سے مشکلات ہوں گی-

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے گزشتہ روز سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف کی طرف سے مسٹر جسٹس عبدالمجید ٹوانہ کے ایک فیصلہ کے خلاف دائر کردہ درخواست کے سلسلہ میں سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۲۰ نومبر کو عدالت میں پیش ہو کر یہ وضاحت کریں کہ انہوں نے کن اختیارات کے تحت سرکاری پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی اور اپنے صوابدیدی اختیارات سے زکوٰۃ فنڈ کو استعمال کیا-

○ وفاقی وزیر خزانہ سید بابر علی نے کہا ہے کہ انتخابات میں مذہبی عناصر کی ناکامی اچھی بات ہے- عوام نے مولویوں کو مسترد کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ ہماری اصلاحات جاری نہ رکھی گئیں تو ملک تباہ ہو جائے گا- انہوں نے بتایا کہ نادہندگان کے ذمہ اربوں روپے ہیں جن میں سے ۷۰ کروڑ وصول کر لئے گئے ہیں جو اصلاحات کی گئی ہیں ان اصلاحات پر عمل درآمد آئندہ منتخب جمہوری حکومت کے اپنے مفاد میں ہو گا-

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس ریٹائرڈ نعیم الدین نے کہا ہے کہا انتخابی عمل کو ڈس کریڈیٹ کرنے ولے خود اپنی ساکھ کھو بیٹھیں گے انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے انتخابات میں دھاندلی اور ان کے "مینوپلیٹڈ" اور "انجینئرڈ" ہونے کا الزام بعد میں گھڑا گیا ہے انہوں نے کہا کہ شفاف انتخابات کے عینی شاہد نہ صرف ملکی و بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے مبصرین ہیں بلکہ ہماری پوری قوم اور تمام ووٹر بھی ہیں-

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مرکز اور صوبوں میں حکومت بنانا ہمارا جمہوری حق ہے- ہم ہارس ٹریڈنگ نہ خود کریں گے نہ کسی کو کرنے دیں گے یہ فن دوسروں کو مبارک ہو- ہم اپنے مینڈیٹ کو اس مکروہ کاروبار سے پاک رکھیں گے-

○ پاکستان کے نگران وزیر اعظم معین قریشی نے افغان صدر اور وزیر اعظم کے نام دو مختلف پیغامات بھجوائے ہیں جن میں دونوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ لڑائی سے گریز کریں- یہ بات ترجمان دفتر خارجہ نے بتائی ہے- انہوں نے یہ بھی بتایا کہ افغانستان میں سیاسی استحکام کے سلسلے میں پاکستان نے سعودی عرب ایران اور ترکی سے رجوع کیا ہے- کہ مذکورہ ممالک پر مشتمل ایک مشترکہ وفد کی تشکیل دی جائے جو افغانستان کے مختلف مخالف گروپوں میں وسیع تر مفاہمت کی راہ ہموار کر سکے-

○ پنجاب سے مسلم لیگ (ن) گروپ کے ایک رکن مہر محمد اسلم بھروانہ (جھنگ) ووٹوں کی دوبارہ گنتی کی وجہ سے اپنی صوبائی نشست ۴ ووٹوں سے ہار گئے اور میاں ریاض حشمت کو کامیاب قرار دے دیا گیا-

○ معلوم ہوا ہے کہ سابق صدر غلام اسحاق خان دارالحکومت پہنچ چکے ہیں اور ذرائع کے مطابق بے نظیر بھٹو کی حکومت کی تشکیل کے لئے متحرک ہو گئے ہیں-

دانتوں کا معائنہ مفت احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴ بجے تا ۸ بجے شام

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون : ۷۲۲۳۴۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۳۱۶۸۱

ہر قسم کے ٹرانسسٹرز- IC- کپیسٹرز- رزسٹینسز اور TV- ٹیپ ریکارڈر کے سپیئر پارٹس ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں
سونگی الیکٹرانکس
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت ہے
ہومیوپیتھک ڈسپنسری پر کام کرنے کیلئے ایک نوجوان کی ضرورت ہے
قابلیت کم از کم میٹرک۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست (صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ) لیکر خود ملیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۷۷۱ ۶۰۶

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
قیمت ۵۰۰/- ۱۱ ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱ - ہال روڈ - لاہور
فون :- ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۲۶۵۰۸